13واں اجلاس

خفیہ
ایوان میں پیش کئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز منگل 31 مارچ 2015

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ جات:

1۔ آبکاری و محصولات

2۔ کانکنی و معدنیات

بروز پیر 8 دسمبر 2014 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

ضلع جہلم: معدنیات نکالنے کی تفصیلات

*1324: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر کانکنی و معدنیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع جہلم سے اس وقت کون کونسی معدنیات کہاں کہاں سے نکالی جا رہی ہیں؟

(ب) مذکورہ معدنیات کو نکالنے کے لئے آخری بار کب لیز/ ٹھیکہ جات کتنی مالیت میں دیئے گئے؟

(ج) مذکورہ ٹھیکہ جات حاصل کرنے والے افراد / فرموں کے ناموں اور پتہ جات کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 16 جولائی 2013ء تاریخ ترسیل 13 ستمبر 2013)

جواب

وزیر کانکنی و معدنیات

(الف) ضلع جہلم سے اس وقت کوئلہ، نمک، جپسم، بینٹونائٹ، عام ریت، گریول اور سینڈ سٹون نکالا جا رہا ہے۔ کوئلہ ٹلہ جوگیاں کے قریب سے، نمک کھیوڑہ اور اس کے ارد گرد سے، جپسم کھیوڑہ کے آس پاس سے، بینٹونائٹ تحصیل سوہاوہ سے عام ریت دریائے جہلم اور پہاڑی ندی نالوں سے، ریت گریول دریائے جہلم اور پہاڑی ندی نالوں سے، سینڈ سٹون فراش ترکی اور تحصیل پنڈ داد نخان سے نکالا جا رہا ہے۔

(ب، ج) ادنیٰ معدنیات (ریت، سینڈ سٹون، گریول) کی لیزیں برائے عام ریت و گریول عرصہ دو سال کے لیے اور سینڈ سٹون کی لیزیں عرصہ پانچ سال کے لیے بذریعہ نیلام عام الاٹ کی جاتی ہیں جن کی نیلامی تقریباً ہر مہینے ہوتی ہے۔ تمام پٹہ جات کے الاٹ ہونے کی تاریخ، میعاد، زرپٹہ کی تفصیل بطور ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 16 جنوری 2014)

بروز پیر 8 دسمبر 2014 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

ریت نکالنے کے لئے ٹھیکیدار کو نشاندہی کرنے کی تفصیلات

*1331: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر کانکنی و معدنیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت ریت نکالنے کے ایک بلاک کے مخصوص ایریا کی نشاندہی ٹھیکیدار کو کیسے کرتی ہے؟

(ب) کیا حکومت لیز ہولڈر کو ایکڑ، نمبر زاور کوئی نقشہ بھی فراہم کرتی ہے؟
(ج) کیا حکومت لیز ہولڈر کو موقع پر جاکر بھی کوئی نشاندہی کرتی ہے؟

(تاریخ وصولی 16 جولائی 2013ء   تاریخ ترسیل 13 ستمبر 2013ء)

جواب

وزیر کانکنی و معدنیات

(الف) معدنیات کے بلاکس سروے آف پاکستان کے نقشہ جات سے تیار کئے جاتے ہیں جن کی نشاندہی G.P.S کے ذریعے کی جاتی ہے۔
(ب) معدنیات کے پٹہ جات محکمہ مال کے ریکارڈ سے تیار نہ کیے جاتے ہیں بلکہ معدنیات کے پٹہ جات کے بلاکس سروے آف پاکستان کے نقشہ جات سے تیار کیے جاتے ہیں اور پٹہ کا نقشہ باقاعدہ طور پر ٹھیکیدار/پٹہ دار کو دیا جاتا ہے۔
(ج) لیز ہولڈر جب بھی موقع کی نشاندہی کے لئے درخواست دیتا ہے تو اسے موقع پر نشاندہی کر دی جاتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 16 جنوری 2014)

بروز پیر 8 دسمبر 2014 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

پنجاب میں نمک و کوئلہ نکالنے جانے کی تفصیلات

*1700: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر کانکنی و معدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب کے اضلاع جہلم، چکوال، خوشاب اور میانوالی کے مختلف مقامات سے نمک و کوئلہ نکالا جارہا ہے؟
(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ نے ان اضلاع میں پرائیویٹ سیکٹر میں بھی نمک و کوئلہ نکالنے کے پٹہ جات دیئے ہیں اگر ہاں تو وہ کتنے ہیں-پٹہ داروں کے نام اور پتہ جات کیا ہیں اور یہ کب سے دیئے گئے ہیں اور ان سے حکومت کو 13-2012 میں کتنی آمدن ہوئی؟

(تاریخ وصولی یکم اگست 2013ء   تاریخ ترسیل 8 اکتوبر 2013ء)

جواب

وزیر کانکنی و معدنیات

(الف) یہ درست ہے کہ پنجاب کے اضلاع جہلم، چکوال، خوشاب، میانوالی کے مختلف مقامات سے نمک و کوئلہ کی نکاسی کی جارہی ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ ان اضلاع میں پرائیویٹ سیکٹر میں نمک و کوئلہ نکالنے کے پٹہ جات دیئے گئے ہیں۔ جن کی تعداد درج ذیل ہے جبکہ پٹہ داران کے نام و پتہ کی تفصیل بطور ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے:۔

ضلع	نمک کے پٹہ جات	کوئلہ کے پٹہ جات
جہلم	02	26
چکوال	10	229
خوشاب	08	69
میانوالی	_	26
ٹوٹل	20	350

سمال سکیل مائننگ کے تحت الاٹ شدہ پٹہ جات مثلاً نمک، کوئلہ، جپسم، سلیکا سینڈ، فائر کلے وغیرہ کی رائلٹی ہر ضلع میں بذریعہ نیلام عام ٹھیکہ پر دی جاتی ہے۔ جبکہ چکوال، جہلم کے لئے رائلٹی ایک گروپ کی صورت میں نیلام کی گئی ہے۔ نمک اور کوئلہ کی رائلٹی الگ نیلام نہ کی جاتی ہے۔ درج بالا اضلاع کی آمدن سال 13-2012ء کی درج ذیل ہے:۔

ضلع	آمدن
چکوال، جہلم	Rs.11,09,96,705/-
خوشاب	Rs.5,57,87,986/-
میانوالی	Rs.7,47,05,872/-
ٹوٹل	Rs.24,14,90,563/-

(تاریخ وصولی جواب 13 دسمبر 2013ء)

بروز پیر8دسمبر2014کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

چنیوٹ سے نکلنے والی معدنیات اور اسٹیل ملز کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*2179:الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر کانکنی و معدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چنیوٹ ضلع سے برآمد ہونے والے لوہا، تانبا اور سونے کے ذخائر کا تخمینہ کتنا ہے؟

(ب) حکومت پنجاب نے چنیوٹ سے لوہا، تانبا اور سونا نکالنے نیز اسٹیل ملز قائم کرنے کے لئے جو ٹینڈر کال کیا تھا اس پر کسی کمپنی نے کال ڈیپازٹ جمع کروائی، کتنی کمپنیوں نے ٹینڈر میں حصہ لیا اور کس کمپنی کو ٹینڈر الاٹ ہوا؟

(ج) میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کے دورہ چین میں چنیوٹ سے لوہا نکالنے کا جو معاہدہ طے پایا ہے اس سے ایوان کو آگاہ کیا جائے، اس معاہدہ پر کب تک کام شروع کیا جائے گا؟

(د) کیا حنیوٹ میں اسٹیل ملز قائم کرنے کے لئے فیزی بیلٹی رپورٹ تیار کر لی گئی ہے اگر تاحال تیار نہیں ہوئی تو اس میں کیا رکاوٹ ہے؟

(تاریخ وصولی 26اگست2013ء تاریخ ترسیل 25نومبر2013ء)

جواب

وزیر کانکنی و معدنیات

(الف) ابتدائی تخمینہ مرتب کردہ بابت سال 2000ء چنیوٹ میں خام لوہے کے ذخائر تقریباً110ملین ٹن اور راجوعہ میں اندازاً500ملین ٹن ہیں۔ بین الاقوامی مروجہ معیار کے مطابق یہ تخمینہ جات کا تاحال تعین ہونا باقی ہے۔ جس کے لیے مزید ارضیاتی و جیوفزیکل اور ڈرلنگ درکار ہے۔ تاہم تانبے یا سونے کے ذخائر کی موجودگی کے متعلق بھی مزید مذکورہ سائنسی طریقوں سے تصدیق ہونا باقی ہے۔

(ب) حکومت پنجاب نے چنیوٹ سے لوہا، تانبا اور سونا نکالنے نیز سٹیل ملز قائم کرنے کے لئے کوئی ٹینڈر کال نہیں کیا ہے۔ البتہ حکومت پنجاب کی طرف سے ملکی وغیر ملکی اخبارات میں شائع کردہ اشتہارات برائے طلبی درخواست ہائے Pre-Qualification Document از بین الاقوامی کمپنیوں کے لیے آخری تاریخ مورخہ 30نومبر2013ء تھی۔ اس سلسلہ میں بارہ(12) کنسورشیم، بشمول

تینتیس(33) کمپنیاں جو کہ گیارہ(11) ممالک کی نمائندگی کرتی ہیں کی درخواست ہائے موصول ہوئی ہیں۔ پہلے مرحلے میں ان کی موزونیت اور تجربہ کو پرکھا جارہاہے۔ لہذا معیار پر پوری اترنے والی بین الاقوامی کمپنیوں سے بڈ تجاویز کی درخواست کی جائے گی۔

(ج) دفتر ہذا، محکمہ معدنیات حکومت پنجاب کے ریکارڈ کے مطابق ایسا کوئی معاہدہ طے نہ پایا ہے بلکہ مذکورہ بالا شفاف طریقہ کار کے مطابق پراجیکٹ پر کام شروع ہونا ہے۔

(د) مذکورہ بالا مروجہ طریقہ کار کے مطابق بین الاقوامی معیار کی تجربہ کار کمپنی کو پہلے مرحلہ میں معدنیات (لوہا اور منسلکہ دھاتی معدنیات) کے ٹھوس تخمینہ جات کا کام / پراجیکٹ سونپا جاتا ہے۔ جس کے بعد مائننگ فزیبلٹی پر کام ہوگا۔ اس پراجیکٹ کے لئے حکومت پنجاب نے "پنجاب منرل کمپنی" تشکیل دی ہوئی ہے۔ جو اس پراجیکٹ کے لئے بین الاقوامی کمپنی کے انتخاب کے لئے روبہ عمل ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 7 جنوری 2014ء)

بروز منگل 30 دسمبر 2014 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

لاہور: صوبائی دارالحکومت میں لاگو پراپرٹی ٹیکس کی تفصیلات

*1808: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبائی دارالحکومت لاہور میں پراپرٹی ٹیکس کون کونسی پراپرٹی پر لاگو ہے؟

(ب) رہائشی علاقوں میں مکانات کی کتنی کیٹیگریز ہیں، ان کی تفصیل بتائی جائے؟

(ج) لاہور میں مکانات کی "اے" کیٹیگری کن علاقوں میں واقع ہے؟

(د) صوبائی دارالحکومت میں "اے" کیٹیگری کے پانچ مرلہ تک کتنے رہائشی مکانات ہیں؟

(تاریخ وصولی 15 اگست 2013 تاریخ ترسیل 15 اکتوبر 2013)

جواب

وزیر آبکاری و محصولات

(الف) پراپرٹی ٹیکس ہر قسم کی رہائشی، کمرشل جائیداد پر لاگو ہوتا ہے تاہم مندرجہ ذیل ادارے / اشخاص پراپرٹی ٹیکس سے مستثنیٰ ہیں:۔

1) وفاقی، صوبائی اور مقامی حکومتوں کی جائیدادیں۔

2) رفاہی ادارے مثلاً مسجد، چرچ وغیرہ۔

3) معذور افراد، بیوہ، نابالغ یتیم بچے کو سالانہ -/12,150 روپے تک ٹیکس۔

4) ریٹائرڈ سرکاری ملازم کا ذاتی رہائشی گھر ایک کنال رقبہ تک۔

5) ایک سے لے کر 5 مرلے تک کا رہائشی مکان ماسوائے کیٹیگری "اے"۔

(ب) صوبائی دارالحکومت میں مکانات کی پانچ کیٹیگری "اے" "تا" "ای" تک ہیں۔

(ج) صوبائی دارالحکومت میں ریس کورس، لارنس روڈ، جی او آر، کوئینز روڈ، مال روڈ، وکٹوریہ پارک، بیڈن روڈ، زمان پارک، سندر داس روڈ، ایجرٹن روڈ، کشمیر روڈ، میکلوڈ روڈ، اپر مال سکیم، اپر مال، سکندر روڈ، آنند روڈ، ظفر علی روڈ، خضر روڈ، وزیر علی روڈ، عزیز ایونیو، کینال بنک روڈ، سکارچ روڈ کارنر، گلبرگ، جیل روڈ، شادمان، شاہ جمال، گارڈن ٹاؤن، ماڈل ٹاؤن، ماڈل ٹاؤن ایکسٹینشن میں واقع مکانات "اے" کیٹیگری میں واقع ہیں۔

(د) صوبائی دارالحکومت میں "اے" کیٹیگری کے پانچ مرلہ تک کے 2194 مکانات ہیں تفصیل جھنڈی "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 25 نومبر 2014)

بروز منگل 30 دسمبر 2014 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

ضلع راجن پور بھر میں موٹر رجسٹریشن برانچ کے دفاتر اور ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*4556: سردار علی رضا خان دریشک: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راجن پور میں موٹر رجسٹریشن برانچ کے کتنے دفاتر کہاں کہاں واقع ہیں، تفصیل بتائی جائے؟

(ب) ان دفاتر کو سال 12-2011 اور 14-2013ء میں کتنی آمدن موصول ہوئی، سال وائز تفصیل بتائی جائے؟

(ج) ان دفاتر میں اس وقت کتنی اسامیاں خالی پڑی ہیں، کیا حکومت ان خالی اسامیوں کو پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 05 مئی 2014 تاریخ ترسیل 18 جون 2014)

جواب

وزیر آبکاری و محصولات

(الف) ضلع راجن پور میں موٹر رجسٹریشن برانچ کا ایک ہی دفتر ہے وہ ضلعی ہیڈ کوارٹر راجن پور میں واقع ہے۔

(ب) اس دفتر کی سال 2011-12، 2012-13 اور 2013-14 کی آمدن (موٹر ٹیکس) کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

سال 2011-12 کی آمدن	9,688,354/- روپے
سال 2012-13 کی آمدن	8,789,035/- روپے
سال 2013-14 کی آمدن	9,380,168/- روپے

نوٹ: ضلع راجن پور کے سال 2011-12، 2012-13 اور 2013-14 کی تمام ہیڈ وائز تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) دفتر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن راجن پور میں درج ذیل خالی اسامیاں ہیں۔

ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن انسپکٹر	جونیئر کلرک	ڈرائیور	کانسٹیبل
2	2	1	4

انسپکٹر ایکسائز کی بھرتی کا عمل PPSC کے ذریعے مکمل ہو چکا ہے جبکہ دیگر خالی اسامیوں پر فی الحال پابندی کی وجہ سے بھرتی نہ ہوئی ہے لہذا جیسے ہی حکومت کی طرف سے احکامات ملتے ہیں تو بھرتی کا آغاز کر دیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 26 ستمبر 2014)

ریت نکالنے کا ٹھیکہ و مالکان اراضی کو رائلٹی ادا کرنے کی تفصیلات

*1333: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر کانکنی و معدنیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت ندی نالوں اور دریا سے ریت نکالنے کے لئے جن بلاکس کو نیلام کرتی ہے وہ لوگوں کی ذاتی زمینوں پر مشتمل ہوتے ہیں؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ جن مالکان کی اراضی سے ریت نکالنے کا ٹھیکہ حکومت نیلام کرتی ہے وہ مالکان اراضی رائلٹی کے حق دار ہوتے ہیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو مالکان اراضی کو رائلٹی کس حساب سے دی جاتی ہے اور کیا رائلٹی حکومت ادا کرتی ہے یا لیز ہولڈر دیتا ہے؟

(د) مالک اراضی کو رائلٹی کے لئے کس قاعدہ قانون کا سہارا لینا پڑتا ہے؟

(ہ) اگر ٹھیکیدار رائلٹی ادا کرنے سے انکاری ہو تو کس اتھارٹی کو اپیل کی جاتی ہے؟

(تاریخ وصولی 16 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 13 ستمبر 2013)

جواب

وزیر کانکنی و معدنیات

(الف) یہ درست ہے کہ حکومت ندی نالوں اور دریا سے ریت نکالنے کے لئے جن بلاکس کو نیلام کرتی ہے وہ زیادہ تر لوگوں کی ذاتی زمینوں پر مشتمل ہوتے ہیں کیونکہ لینڈ ریونیو ایکٹ 1967 کی شق 49 کے تحت تمام معدنیات خواہ وہ سرکاری زمینوں میں ہو یا نجی اراضی میں، حکومت کی ملکیت ہیں۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ جن مالکان کی اراضی سے ریت نکالنے کا ٹھیکہ حکومت نیلام کرتی ہے وہ مالکان اراضی رائلٹی کے حقدار ہوتے ہیں البتہ مالکانہ لینے کے حق دار ہوتے ہیں۔

(ج) مالکان اراضی ریت کی وصولی کے شیڈول ریٹ کا نصف تک وصول کر سکتے ہیں۔ یہ وصولی مالکان اراضی اور پٹہ دار کے درمیان باہمی رضامندی سے کی جاتی ہے۔

(د) مالک اراضی اپنا مالکانہ وصول کرنے کے لیے پنجاب معدنی مراعاتی قوانین 2002 کی شق نمبر 208 کے تحت محکمہ سے رجوع کر سکتا ہے۔

(ہ) اگر ٹھیکیدار مالک اراضی کو مالکانہ دینے سے انکاری ہو تو مالک اراضی پنجاب معدنی مراعاتی قوانین 2002 کی شق نمبر 208 کے تحت ڈائریکٹر لائسنسنگ ادنیٰ معدنیات کو درخواست دے سکتا ہے۔ ڈائریکٹر لائسنسنگ کے فیصلہ کے خلاف اپیل ڈائریکٹر جنرل معدنیات کے پاس دائر کی جا سکتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 27 نومبر 2014)

لاہور: شادی ہالوں پر ٹیکس کی تفصیلات

*3481: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے شادی ہالوں پر ٹیکس لگا دیا ہے نیز حکومت نے مذکورہ ٹیکس فی پروگرام شادی پر لگایا ہے یا سالانہ، وضاحت بیان فرمائیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ شادی ہالوں کے مالکان مذکورہ ٹیکس شادی پروگرام بکنگ کروانے والوں سے وصول کرتے ہیں؟

(ج) مذکورہ ٹیکس شادی ہالوں کے مالکان حکومت کو کیسے ادا کرتے ہیں؟

(تاریخ وصولی 30 دسمبر 2013 تاریخ ترسیل یکم 30 مارچ 2014)

جواب

وزیر آبکاری و محصولات

(الف) جہاں تک محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن حکومت پنجاب کا تعلق ہے شادی ہالوں پر کوئی نیا ٹیکس نہیں لگایا گیا تاہم قانون کے مطابق شادی ہالوں کے مالکان سے پراپرٹی ٹیکس اور پروفیشنل ٹیکس وصول کیا جاتا ہے۔

(ب) محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن شادی پروگرام بکنگ کروانے والوں سے یا شادی ہالوں کے مالکان سے ایسا کوئی ٹیکس وصول نہیں کرتے۔

(ج) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ محکمہ شادی ہالوں کے مالکان سے ایسا کوئی ٹیکس وصول نہیں کرتا البتہ پراپرٹی ٹیکس متعلقہ تشخیصی فارمولا اور پروفیشنل ٹیکس مروجہ شیڈول کے مطابق وصول کیا جاتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 21 اپریل 2014)

صوبہ میں مائنز کی دریافت و دیگر تفصیلات

*1762: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیا وزیر کانکنی و معدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران صوبہ میں کون کون سی معدنیات کہاں کہاں پر دریافت کیں؟

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران ان معدنیات کے دریافت کرنے پر کل کتنے اخراجات آئے، سال وائز تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج)صوبہ کے کون کونسے اضلاع میں کون کونسی معدنیات نکالی جارہی ہیں ان سے حکومت کو پچھلے پانچ سالوں کے دوران کتنی آمدن ہوئی، سال وائز تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 06 اگست 2013 تاریخ ترسیل 4 نومبر 2013)

جواب

وزیر کانکنی ومعدنیات

(الف) کوئی نئی دریافت نہ ہوئی ہے۔

(ب) کوئی اخراجات نہیں کیے گئے ہیں۔

(ج) صوبہ پنجاب میں تقریباً 22 معدنیات نکالی جارہی ہیں۔ مختلف مقامات سے نکالی جانے والی معدنیات کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور پچھلے پانچ سالوں کے دوران آمدنی کی تفصیل سال وائز مندرجہ ذیل ہے:۔

سال	آمدن
2008-09	-/1,06,50,32,998 (ایک ارب چھ کروڑ پچاس لاکھ بتیس ہزار نو سو اٹھانوے روپے)
2009-10	-/1,56,67,64,990 (ایک ارب چھپن کروڑ سڑسٹھ لاکھ چونسٹھ ہزار نو سو نوے روپے)
2010-11	-/1,61,12,25,814 (ایک ارب اکسٹھ کروڑ بارہ لاکھ پچیس ہزار آٹھ سو چودہ روپے)
2011-12	-/1,91,54,67,216 (ایک ارب اکانوے کروڑ چون لاکھ سڑسٹھ ہزار دو سو سولہ روپے)
2012-13	-/2,05,77,66,349 (دو ارب پانچ کروڑ ستتر لاکھ چھیاسٹھ ہزار تین سو انچاس روپے)

مائنز لیبر ویلفیئر آرگنائزیشن پنجاب کی گزشتہ پانچ سالہ آمدنی

سال	آمدن
2008-09	-/28,17,33,986 روپے (اٹھائیس کروڑ سترہ لاکھ تینتیس ہزار نو سو چھیاسی روپے)
2009-10	-/32,85,18,671 (بتیس کروڑ پچاسی لاکھ اٹھارہ ہزار چھ سو اکہتر روپے)
2010-11	-/27,89,89,855 (ستائیس کروڑ نواسی لاکھ نواسی ہزار آٹھ سو پچپن روپے)
2011-12	-/27,02,48,614 روپے (ستائیس کروڑ دو لاکھ اڑتالیس ہزار چھ سو چودہ روپے)
2012-13	-/27,72,93,084 روپے (ستائیس کروڑ بہتر لاکھ ترانوے ہزار چوراسی روپے)

(تاریخ وصولی جواب 17 ستمبر 2014)

لاہور: ہوٹلز سے ٹیکس وصولی سے متعلقہ تفصیلات

***3749: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-**

(الف) لاہور میں کل کتنے ہوٹلز ہیں، ان میں سے کتنے رجسٹرڈ اور کتنے غیر رجسٹرڈ ہیں؟

(ب) ان ہوٹلز سے 13-2012 اور 14-2013 میں کتنا کتنا ٹیکس کس کس شرح سے سال وائز وصول کیا گیا؟

(ج) ان ہوٹلز سے ٹیکس مطلوبہ شرح سے کم وصول کرنے پر محکمہ ایکسائز کے متعلقہ اہلکاران وافسران کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی؟

(د) 13-2012 اور 14-2013 کے دوران ان ہوٹلز پر محکمہ ایکسائز کے کون کونسے اہلکاران و افسران تعینات تھے ان کے نام وعہدہ نیز ان کی تعیناتی کی مدت سے بھی آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 21 جنوری 2014 تاریخ ترسیل 3 اپریل 2014)

جواب

وزیر آبکاری و محصولات

(الف) لاہور میں اس وقت 325 ہوٹلز ہیں اور تمام رجسٹرڈ ہیں۔

(ب) دوران سال 13-2012 مبلغ -/26,09,61,201 روپے اور 14-2013 (مارچ 2014 تک) مبلغ -/21,41,21,667 روپے ٹیکس وصول کیا گیا۔ ان ہوٹلز سے مقرر کردہ حکومتی شرح 8% کے حساب سے ہوٹل ٹیکس وصول کیا جاتا ہے۔

(ج) ان ہوٹلز سے مقرر کردہ حکومتی شرح 8% کے حساب سے ہوٹل ٹیکس وصول کیا جاتا ہے۔ تاہم عبدالغفار بھٹہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن انسپکٹر ہوٹل ٹیکس برانچ کے خلاف ان کی عدم توجہی، ہوٹلوں کے کمرہ جات کی تعداد کو کم ظاہر کرنے اور خزانے کو نقصان پہنچانے پر PEEDA Act 2006 کے تحت کارروائی کی گئی اور اس کا کیس ذاتی شنوائی کے لئے مجاز اتھارٹی کے پاس ہے۔

(د) دوران سال 13-2012 فرخ شیر گوندل اور امجد محمود وڑائچ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسرز جبکہ قاری غلام رسول اور نیاز سبحانی اسسٹنٹ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسرز تعینات تھے۔ چودھری شکیل

احمد گجر، میاں کفایت علی، میاں محمد یونس، نواز ش علی، خواجہ محمد علی، حارث بٹ، محمد فاروق، امجد بھٹی، عبد الغفار بھٹہ، فخر ریاض واہگہ، شیخ شہزاد، شہزاد خان، ملک ضیاء الحق اور امان اللہ انسپکٹران تعینات تھے۔

دوران سال 14-2013 افتخار احمد بھلی ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر، شیخ نعیم قادر اسسٹنٹ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر تعینات ہیں۔ تفصیل تعیناتی ستمبر 2013 تاحال درج ذیل ہے:۔

افتخار احمد بھلی ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر	20 جولائی 2013 تا 10 اپریل 2014	
حبیب اللہ چھٹہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر	7 اپریل 2014 تاحال تعینات	
شیخ نعیم قادر اسسٹنٹ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر	ستمبر 2013 تاحال	
چودھری شکیل احمد گجر، انسپکٹر	نومبر 2013 تاحال	
میاں کفایت علی انسپکٹر	دسمبر 2009 تاحال	
میاں محمد یونس انسپکٹر	ستمبر 2013 تاحال	
امان اللہ انسپکٹر	ستمبر 2013 تاحال	
خواجہ محمد علی انسپکٹر	ستمبر 2013 تاحال	
محمد فاروق انسپکٹر	اگست 2012 تاحال	
عبد الغفار بھٹہ	ستمبر 2013 تا 18 فروری 2014	
فخر ریاض واہگہ انسپکٹر	جنوری 2013 تاحال	

(تاریخ وصولی جواب 21 مئی 2014)

محکمہ مائنز و منرل کے تحت ہسپتالوں میں کام کرنے والے ڈاکٹرز کی تعداد و دیگر تفصیلات

***1763: محترمہ لبنیٰ ریحان:** کیا وزیر کانکنی و معدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ مائنز اینڈ منرلز کے ہسپتالوں میں کتنے ڈاکٹر و پیرا میڈیکل سٹاف کام کر رہا ہے؟

(ب) ان ہسپتالوں کو پچھلے پانچ سالوں کے دوران کتنا کتنا فنڈز کس کس مد کے لئے فراہم کیا گیا، سال وائز تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) مذکورہ عرصہ کے دوران ان ہسپتالوں کی توسیع کے لئے کتنے فنڈز مختص کئے گئے؟

(د) محکمہ کے ملازمین کو ان ہسپتالوں میں کیا کیا سہولیات فراہم کی جارہی ہیں؟

(تاریخ وصولی 06 اگست 2013 تاریخ ترسیل 4 نومبر 2013)

جواب

وزیر کانکنی و معدنیات

(الف) محکمہ مائنز اینڈ منرلز میں حکومت کی طرف سے ہسپتالوں میں درج ذیل ڈاکٹر و پیرا میڈیکل سٹاف کی اسامیاں منظور شدہ ہیں:۔

نمبر شمار	نام ہسپتال	اسامیاں ڈاکٹرز	تعینات ڈاکٹرز	اسامیاں پیرا میڈیکل سٹاف	تعینات پیرا میڈیکل سٹاف
1	مائنز لیبر ویلفیئر ہسپتال، چوآ سیدن شاہ	09	03	19	17
2	مائنز لیبر ویلفیئر ہسپتال، خوشاب	06	02	13	09
3	مائنز لیبر ویلفیئر ہسپتال، ڈنڈوت	01	01	05	05

(ب) محکمہ مائنز اینڈ منرلز کے ہسپتالوں کو پچھلے پانچ سالوں کے دوران فراہم کئے گئے فنڈز کی تفصیل ذیل میں دی گئی ہے:۔

1۔ مائنز لیبر ویلفیئر ہسپتال، چوآ سیدن شاہ۔

مد فراہمی فنڈز	2008-09	2009-10	2010-11	2011-12	2012-13
ملازمین کی تنخواہیں وغیرہ	69,62,000	85,09,400	82,47,000	90,36,140	1,21,65,000

عملیاتی اخراجات	6,62,440	5,39,759	5,66,995	7,98,322	4,56,673
ادویات	11,20,060	9,39,241	11,89,005	14,47,680	15,00,527
خریداری پائیدار اشیاء	0	70,000	0	0	2,12,000
مرمتی پائیدار اشیاء	1,65,500	1,10,000	1,50,000	1,71,000	1,02,000
کل	89,10,000	1,01,68,400	1,01,53,000	1,14,53,142	1,44,36,200

2۔مائنز لیبر ویلفیئر ہسپتال، خوشاب

مدفراہمی فنڈز	2008-09	2009-10	2010-11	2011-12	2012-13
ملازمین کی تنخواہیں وغیرہ	54,02,000	69,53,000	67,97,000	85,86,000	96,19,000
عملیاتی اخراجات	7,91,005	8,05,207	7,57,081	11,95,912	6,87,125
ادویات	10,41,995	8,81,793	10,93,919	12,41,088	13,34,875
خریداری پائیدار اشیاء	0	37,37,000	24,95,000	0	50,00,000
مرمتی پائیدار اشیاء	1,80,000	1,00,000	1,11,000	65,000	22,000
کل	74,15,000	1,24,77,000	1,12,54,000	1,10,88,000	1,66,63,000

3۔مائنز لیبر ویلفیئر ہسپتال،ڈنڈوت

مد فراہمی فنڈز	2008-09	2009-10	2010-11	2011-12	2012-13
ملازمین کی تنخواہیں وغیرہ	14,11,000	13,73,000	16,54,000	20,80,000	26,63,000
عملیاتی اخراجات	95,416	2,98,514	2,80,478	3,98,461	2,70,716
ادویات	2,26,084	3,49,486	5,52,522	6,36,539	6,00,284
مرمتی پائیدار اشیاء	1,93,500	41,000	51,000	47,000	54,000
کل	19,26,000	20,62,000	25,38,000	31,62,000	35,88,000

(ج) مذکورہ عرصہ کے دوران ان ہسپتالوں کی توسیع کے لئے کسی قسم کے فنڈز مختص نہیں کئے گئے تاہم دس بیڈز کا ایک نیا مائنز لیبر ویلفیئر ہسپتال، چک نمبر 119 جنوبی سرگودھا میں قائم کیا جا رہا ہے۔

(د) محکمہ کے ملازمین کا ان ہسپتالوں سے سہولیات حاصل کرنے کا کوئی حق نہ ہے۔ان ہسپتالوں میں صرف کانکنان اور ان کے اہل خانہ سہولیات حاصل کر سکتے ہیں۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 21 جنوری 2014)</u>

<u>گوجرانوالہ: پراپرٹی ٹیکس کی ویلیو سے متعلقہ تفصیلات</u>

*4633: <u>چودھری اشرف علی انصاری:</u> کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن پنجاب کے ویلیوایشن ٹیبل 2001ء کے تحت گوجرانوالہ شہر کے کون کون سے علاقے کس کیٹیگری میں آتے ہیں؟

(ب) گوجرانوالہ میں پراپرٹی ٹیکس کون کون سی پراپرٹی پر لاگو ہے اور کون کون سی پراپرٹی مستثنیٰ ہے؟

(ج)کیا یہ درست ہے کہ وہ پراپرٹی جس کا رقبہ 5مرلہ یا اس سے کم ہو پر پراپرٹی ٹیکس کا اطلاق نہیں ہوتا نیز اگر کسی پراپرٹی کا رقبہ 5مرلہ سے زائد ہو اور مالکان بھی ایک سے زائد ہوں تو کیا قواعد کی رو سے وہ پراپرٹی بھی پراپرٹی ٹیکس سے مستثنیٰ ہو گی، معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 20 مئی 2014 تاریخ ترسیل یکم جولائی 2014)

جواب

وزیر آبکاری و محصولات

(الف)ویلیوایشن ٹیبل 2001ء کے تحت گوجرانوالہ شہر کے علاقہ جات کی تفصیل کیٹیگری جھنڈی (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)اندرون ریٹنگ ایریا گوجرانوالہ تمام غیر منقولہ جائیداد (پراپرٹی) پر ٹیکس لاگو ہے جس میں رہائشی، کمرشل اور انڈسٹریل جائیدادہائے شامل ہیں۔البتہ تمام گورنمنٹ محکمہ جات ٹیکس سے مستثنیٰ ہیں۔5مرلہ تک کے رہائشی مکان اور ایسی کمرشل پراپرٹی جس کی سالانہ تشخیص -/1200 روپے تک ہو کو بھی معافی ہے۔نیز بیوہ، معذور، نابالغ، سرکاری ریٹائرڈ ملازم (ایک کنال کا گھر جس میں ذاتی رہائش ہو) مذہبی و فلاحی کام کرنے والے ادارے کو بھی معافی ہے۔

(ج)یہ درست ہے کہ 5مرلے تک کے رہائشی مکان بمطابق فنانس ایکٹ 05-2004 پراپرٹی ٹیکس سے مستثنیٰ ہیں۔ایسی پراپرٹی جس کا رقبہ 5مرلہ سے زائد ہے اور وہ سنگل یونٹ ہے تقسیم شدہ نہ ہے اس کے مالکان ایک سے زائد بھی ہوں تو وہ پراپرٹی ٹیکس سے مستثنیٰ نہ ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 4اگست 2014)</u>

<u>صوبہ میں کوئلہ کی کانوں کی تعداد و دیگر تفصیلات</u>

*2969: <u>محترمہ سعدیہ سہیل رانا:</u> کیا وزیر کانکنی و معدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)پنجاب میں کوئلہ کی کتنی کانیں کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب)کیا حکومت پنجاب کوئلہ سے بجلی پیدا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج)کان کو ٹھیکہ پر دینے کا کیا طریق کار ہے؟

(تاریخ وصولی 08اکتوبر 2013 تاریخ ترسیل 27جنوری 2014)

جواب

وزیر کانکنی و معدنیات

(الف) پنجاب میں معدنی کوئلہ کے ذخائر جہلم، چکوال، خوشاب اور میانوالی کے اضلاع میں پائے جاتے ہیں اور ان اضلاع میں 356 پٹہ جات عطا شدہ ہیں۔ ان پٹہ جات میں پٹہ داران نے کوئلہ کی 2788 مائنیں لگائی ہوئی ہیں۔

(ب) جی ہاں، حکومت پنجاب کوئلے سے بجلی پیدا کرنے کے منصوبے پر سنجیدگی سے عمل پیرا ہے اور اس سلسلے میں پنجاب میں کوئلے کے ذخائر کا تخمینہ بھی آسٹریلین فرم میسرز سنوڈن کی مدد سے حال ہی میں مکمل کیا گیا ہے۔ جن کی رپورٹ کے مطابق جہلم، چکوال، خوشاب اور میانوالی کے اضلاع میں کوئلہ کا تخمینہ 596.92 ملین ٹن ہے۔

(ج) پنجاب معدنی مراعاتی قوانین مجریہ 2002 کے تحت پہلے آئیے پہلے پایئے کی بنیاد پر معدن کی تلاش کے لائسنس گرانٹ کئے جاتے ہیں پھر یہ لائسنس کارکردگی کی بنیاد پر طویل المیعاد پٹہ جات میں تبدیل کر دیئے جاتے ہیں تاہم ایسے رقبہ جات جن میں معدن ثابت ہوا ان کو بذریعہ نیلام عام عطا کئے جاتے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 6 ستمبر 2014)

ضلع ساہیوال میں پراپرٹی ٹیکس سے متعلق تفصیلات

*4833: جناب محمد ارشد ملک، ایڈووکیٹ: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں کون کون سی پراپرٹی پر پراپرٹی ٹیکس لاگو ہے؟

(ب) رہائشی علاقوں میں مکانات کی کتنی کیٹیگریز ہیں، ان کی تفصیل بتائی جائے؟

(ج) ضلع ساہیوال میں مکانات کی "اے" کیٹیگری کہاں کہاں واقع ہے، تفصیل بتائی جائے؟

(تاریخ وصولی 28 جون 2014 تاریخ ترسیل یکم ستمبر 2014)

جواب

وزیر آبکاری و محصولات

(الف) ضلع ساہیوال میں (Rating Area) میں موجود تمام پراپرٹیز جائیدادہائے پر پراپرٹی ٹیکس لاگو ہے، تفصیل جھنڈی "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) رہائشی علاقوں میں مکانات کی چار (D,E,F,G) کیٹیگریز ہیں۔

(ج)ضلع ساہیوال میں "اے" کیٹیگری کا اطلاق نہ ہوا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 22 اکتوبر 2014)

ضلع وہاڑی: محکمہ معدنیات کی آمدن و دیگر تفصیلات

*3295: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر کانکنی و معدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)ضلع وہاڑی میں محکمہ معدنیات کو سال 13-2012 کے دوران کل کتنی آمدن کس کس مد میں ہوئی؟

(ب)ضلع وہاڑی میں کون کونسی معدنیات پائی جاتی ہیں؟

(ج)ضلع وہاڑی محکمہ معدنیات کو سال 11-2010 کے دوران کتنی رقم دی گئی ہے؟

(د) کتنی رقم سرکاری ملازمین کی تنخواہوں / ٹی اے، ڈی اے پر خرچ ہوئی؟

(ہ) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی مرمت وپٹرول پر خرچ ہوئی؟

(تاریخ وصولی 10 دسمبر 2013 تاریخ ترسیل 26 جنوری 2014)

جواب

وزیر کانکنی و معدنیات

(سب سے پہلے یہ ذکر ضروری ہے کہ ضلع وہاڑی میں محکمہ معدنیات حکومت پنجاب کا کوئی دفتر نہیں ہے۔ ضلع وہاڑی دفتر اسسٹنٹ ڈائریکٹر مائنز اینڈ منرلز بہاول پور کی انتظامی حدود میں آتا ہے دفتر اسسٹنٹ ڈائریکٹر مائنز اینڈ منرلز بہاول پور کی انتظامی حدود میں پانچ اضلاع بہاول پور، بہاولنگر، رحیم یار خان، لودھراں اور ضلع وہاڑی آتے ہیں۔

(ضلع وہاڑی محکمہ معدنیات کے متعلق اسمبلی میں اٹھائے گئے، سوالات کے نقطہ وار جوابات درج ذیل ہیں:۔)

(الف)ضلع وہاڑی میں محکمہ معدنیات کو سال 13-2012 کے دوران عام ریت کی لیزیں بذریعہ نیلام عام الاٹ کرنے کی مد سے -/1,41,29,077 (ایک کروڑ اکتالیس لاکھ انتیس ہزار ستتر) روپے کی آمدن ہوئی۔

(ب) ضلع وہاڑی میں صرف عام ریت (ادنیٰ معدنیات) کے ذخائر پائے جاتے ہیں۔
(ج) ضلع وہاڑی میں محکمہ معدنیات کو 11-2010 کے دوران کوئی رقم نہ دی گئی۔
(د) ضلع وہاڑی میں سرکاری ملازمین کی تنخواہوں، ٹی اے، ڈی اے پر کوئی رقم خرچ نہ ہوئی۔
(ہ) ضلع وہاڑی میں سرکاری گاڑیوں کی مرمت وپٹرول پر کوئی رقم خرچ نہ ہوئی۔

(تاریخ وصولی جواب 27 مارچ 2015)

باغبانپورہ میں واقع پراپرٹی ٹیکس کے دفتر سے متعلقہ تفصیلات

*4880: باؤ اختر علی: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پراپرٹی ٹیکس کے دفاتر واقع جی ٹی روڈ باغبانپورہ لاہور کو علی پلازہ ایمپریس روڈ لاہور منتقل کر دیا گیا ہے، اگر ہاں تو اس کی کیا وجوہات ہیں نیز کس کے حکم سے یہ عمل کیا گیا؟
(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ باغبانپورہ کے دفتر کا ماہانہ کرایہ کم تھا جبکہ علی پلازہ کا ماہانہ کرایہ زیادہ ہے؟
(ج) کیا یہ درست ہے کہ باغبانپورہ کے دفتر میں علاقہ کے عوام کو آنے جانے میں بہت سہولت تھی جبکہ موجودہ جگہ پراپرٹی ٹیکس کے علاقہ سے دور اور وہاں عوام اور ٹیکس کے ملازمین کو آنے جانے میں بہت دشواری پیش آ رہی ہے؟
(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ دفتر کو عوام کی سہولت کی خاطر واپس باغبانپورہ لانے کے لئے تیار ہے اگر ہاں تو کب تک اور اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

(تاریخ وصولی 04 جون 2014 تاریخ ترسیل 10 جولائی 2014)

جواب

وزیر آبکاری و محصولات

(الف) جی ہاں! پراپرٹی ٹیکس کے دفاتر واقع جی ٹی روڈ باغبانپورہ لاہور کو علی پلازہ ایمپرس روڈ لاہور بحکم مجاز اتھارٹی منتقل کیا گیا ہے کیونکہ جی ٹی روڈ باغبانپورہ کی عمارت میں پہلے زون نمبر 1 اور 2 کے دفاتر تھے وہ عمارت دفتر کے استعمال کے لئے بالکل غیر مناسب تھی اس کا کل رقبہ 10 مرلے تھا اور جس کا سیکنڈ اور تھرڈ فلور کرایہ پر حاصل کیا گیا تھا۔ یہاں سیوریج کا کوئی مناسب انتظام نہ تھا جس کی وجہ سے

اکثر گندا اور بدبودار پانی کھڑا رہتا تھا۔ جس سے اہلکار، ٹیکس گزار اور عوام الناس جو اپنے کام کی غرض سے یہاں آتے تھے، وہ اس سے شدید متاثر ہوتے تھے، مزید یہ کہ ٹیکس گزاروں کے بیٹھنے کے لئے بھی کوئی مناسب جگہ نہ تھی جبکہ اس کے مقابلے میں موجودہ دفتر واقع 23 ایمپرس روڈ ایک اچھی اور صاف ستھری locality میں واقع ہے جس سے ریجن اے لاہور سے متعلقہ علاقہ جات کے ٹیکس گزار مستفید ہو رہے ہیں، اس کا کل رقبہ 22000 مربع فٹ ہے، یہاں سٹاف اور ٹیکس گزاروں کے لئے کھلی، کشادہ اور ہوادار جگہ موجود ہے اسے باقاعدہ ایک کمپلیکس بنایا گیا ہے کیونکہ یہ ایک Multi Purpose عمارت ہے جس میں بیک وقت ریجن اے لاہور کے 6 زون (زون نمبر 1، زون نمبر 2، زون نمبر 3، زون نمبر 4، زون نمبر 12، زون نمبر 13)، پروفیشنل ٹیکس کے افسران و دیگر عملہ اور لوگوں کی سہولت کے لیے موٹر رجسٹریشن اتھارٹی کا ایک نیا دفتر بھی اسی بلڈنگ میں کھولا گیا ہے لہذا تمام افسران اور عملہ کا ایک ہی آفس میں موجود ہونے سے ٹیکس گزاروں کے ایک ہی بلڈنگ میں سارے کام ہو جاتے ہیں اور انہیں مختلف دفاتر میں نہیں جانا پڑتا مذکورہ عمارت لاہور کی central place پر واقع ہونے کی وجہ سے یہاں پبلک کی رسائی نہایت آسان ہے۔ لوگوں کی سہولت کے لئے اس عمارت میں لفٹ بھی موجود ہے اور پارکنگ کی بھی مناسب جگہ ہے۔ مزید برآں موٹر رجسٹریشن برانچ علی کمپلیکس میں جنریٹر کی سہولت بھی موجود ہے۔ چونکہ پراپرٹی ٹیکس کا نظام کمپیوٹرائز کیا جارہا ہے اور networking بھی کی جارہی ہے جس کے لئے موجودہ عمارت نہایت مناسب اور موزوں ہے۔ یہ عمارت مفاد عامہ، ٹیکس گزاروں کی سہولت اور سیکورٹی کو مدنظر رکھتے ہوئے مجاز اتھارٹی کی اجازت سے حاصل کی گئی ہے اس کے ارد گرد دیگر اہم عمارتیں اور دفاتر بھی واقع ہیں، اس کا کرایہ بہت مناسب ہے کیونکہ اس علاقہ میں کرایہ کی شرح -/64 روپے تا -/75 روپے ماہانہ فی مربع فٹ ہے جبکہ یہ دفتر 25 روپے فی مربع فٹ کرایہ کی شرح سے حاصل کیا گیا ہے۔

(ب) چونکہ جی ٹی روڈ کی عمارت میں واقع دفتر میں صرف دو زون تھے اور اس کا رقبہ صرف 2250 مربع فٹ تھا اور عمارت بھی پرانی تھی لہذا اس کا کرایہ بھی کم تھا چونکہ علی کمپلیکس میں باغبانپورہ دفتر کی منتقلی کے علاوہ اور بھی زون، پروفیشنل ٹیکس اور موٹر رجسٹریشن اتھارٹی کے دفاتر منتقل ہو گئے ہیں

اور یہ بلڈنگ بڑی کشادہ بھی ہے لہذااس وجہ سے اس کا کرایہ زیادہ ہے۔کیونکہ اس علاقہ میں کرایہ کی شرح -/64تا -/75روپے ماہانہ فی مربع فٹ ہے جبکہ یہ دفتر25روپے فی مربع فٹ کرایہ کی شرح سے حاصل کیا گیا ہے۔

(ج)صرف چند علاقہ جات جو کہ صرف زون نمبر1اور2سے متعلقہ تھے سابقہ دفتر کی عمارت ان کو نزدیک پڑتی تھی تاہم مذکورہ دونوں زونز کے دوسرے علاقہ جات اور ریجن اے لاہور سے متعلقہ دیگر4زونز کے ٹیکس گزاروں بشمول پراپرٹی ٹیکس، پروفیشنل ٹیکس اور موٹر رجسٹریشن سے متعلقہ عوام الناس اور ٹیکس کے ملازمین کو آنے جانے میں کوئی دشواری پیش نہیں آرہی بلکہ یہاں زیادہ اور اچھی ٹرانسپورٹ اور پارکنگ کی سہولت اور عوام الناس اور ملازمین کے بیٹھنے کے لئے کشادہ اور ہوادار جگہ بھی میسر ہے۔

(د)چونکہ موجودہ بلڈنگ عوام الناس اور ملازمین کے مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے حاصل کی گئی ہے اور یہ ہر لحاظ سے سابقہ دفتر کی عمارت سے بہت بہتر ہے لہذا دوبارہ پہلی عمارت میں دفتر واپس لیجانے کی کوئی تجویز زیر غور نہیں ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب16دسمبر2014)</u>

<u>ضلع جہلم: محکمہ معدنیات کی آمدن و دیگر تفصیلات</u>

*3296: <u>محترمہ نگہت شیخ</u>: کیا وزیر کانکنی و معدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف)ضلع جہلم میں محکمہ معدنیات کو سال13۔2012کے دوران کل کتنی آمدن کس کس مد میں ہوئی؟

(ب)ضلع جہلم میں کون کونسی معدنیات پائی جاتی ہیں؟

(ج)ضلع جہلم محکمہ معدنیات کو سال11۔2010کے دوران کتنی رقم دی گئی ہے؟

(د) کتنی رقم سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور ٹی اے/ڈی اے پر خرچ ہوئی؟

(ہ) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی مرمت وپٹرول پر خرچ ہوئی؟

(تاریخ وصولی10دسمبر2013　　　تاریخ ترسیل26جنوری2014)

جواب

وزیر کانکنی و معدنیات

(الف) محکمہ معدنیات کو ضلع جہلم سے سال 13-2012ء میں مختلف معدنیات کی مد میں جو آمدن ہوئی اس کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

ادنیٰ معدنیات (عام ریت، گریول، سینڈ سٹون) کی مد میں مبلغ -/2,17,29,526 روپے (دو کروڑ سترہ لاکھ انتیس ہزار پانچ سو چھبیس روپے) وصول ہوئے جبکہ اعلیٰ معدنیات کی الاٹ شدہ لیزوں میسرز پی ایم ڈی سی کی نمک کی کان، ICI کی لائم سٹون کوائری اور ڈنڈوت سیمنٹ فیکٹری کی جپسم اور کلے کی لیز سے 13-2012 میں -/5,78,18,585 روپے (پانچ کروڑ اٹھہتر لاکھ اٹھارہ ہزار پانچ سو پچاسی روپے) آمدن ہوئی جبکہ رائیلٹی کنٹریکٹ ضلع جہلم اور ضلع چکوال (21-05-2012 تا 20-05-2013) بعوض مبلغ -/9,20,00,000 روپے (نو کروڑ بیس لاکھ روپے) میں اکٹھا عطا کیا گیا تھا۔ سمال سکیل مائننگ کے تحت ضلع جہلم میں اعلیٰ معدنیات کوئلہ، جپسم، بینٹونائٹ، سینڈ سٹون، راک سالٹ وغیرہ کی لیزوں پر رائیلٹی بذریعہ نیلام عام وصول کی جاتی ہے۔ ضلع جہلم اور ضلع چکوال کی معدنیات سے بذریعہ نیلام عام -/9,20,00,000 (نو کروڑ بیس لاکھ) روپے کی آمدن ہوئی۔ ضلع جہلم میں ایکسائز ڈیوٹی کی مد میں مبلغ -/1,03,12,661 روپے (ایک کروڑ تین لاکھ بارہ ہزار چھ سو اکسٹھ روپے) آمدن ہوئی۔

(ب) ضلع جہلم میں عام ریت، ریت / گریول، سینڈ سٹون، کوئلہ، جپسم، لائم سٹون، بینٹونائیٹ، راک سالٹ، برائن، سلیقہ سینڈ، آر جیلیش کلے، باک سائیٹ پائی جاتی ہیں۔

(ج) ضلع جہلم میں ڈائریکٹوریٹ کا کوئی دفتر نہ ہے تاہم کنٹرولنگ دفتر ڈپٹی ڈائریکٹر مائنز اینڈ منرلز، راولپنڈی ریجن ہے جس سے سال 11-2010 کے لئے -/67,20,000 (سٹرسٹھ لاکھ، بیس ہزار روپے) کا بجٹ دیا گیا۔ انسپیکٹوریٹ آف مائنز کی طرف سے ضلع جہلم میں جونیئر انسپکٹر آف مائنز آفس کو سال 11-2010 کے دوران مبلغ -/19,95,500 روپے (انیس لاکھ پچانوے ہزار پانچ سو روپے) کا بجٹ دیا گیا۔

(د) ضلع جہلم میں ڈائریکٹوریٹ کا کوئی دفتر نہ ہے۔ تاہم کنٹرولنگ دفتر ڈپٹی ڈائریکٹر مائنز اینڈ منرلز، راولپنڈی ریجن نے سال 2010-11 میں تنخواہوں کی مد میں مبلغ -/63,26,494 روپے (تریسٹھ لاکھ چھبیس ہزار چار سو چورانوے روپے) اور ٹی اے / ڈی اے کی مد میں مبلغ -/1,88,981 روپے (ایک لاکھ اٹھاسی ہزار نو سو اکیاسی روپے) خرچ کیے۔ انسپکٹوریٹ کی طرف سے جونیئر انسپکٹر آف مائنز جہلم کے سرکاری ملازموں کی تنخواہوں کی مد میں مبلغ -/6,55,112 روپے (چھ لاکھ پچپن ہزار ایک سو بارہ روپے) اور ٹی اے۔ ڈی اے کی مد میں مبلغ -/89,774 (نواسی ہزار سات سو چوہتر روپے) خرچ ہوئے۔

(ہ) محکمہ معدنیات کے ریجنل آفس راولپنڈی نے سال 2010-11 میں مبلغ -/39,989 (انتالیس ہزار نو سو نواسی روپے) روپے سرکاری گاڑی کی مرمت پر خرچ کیے اور مبلغ -/2,99,676 روپے (دو لاکھ ننانوے ہزار چھ سو چھہتر روپے) پٹرول کی مد میں خرچ ہوئے۔ انسپکٹوریٹ کی طرف سے جونیئر انسپکٹر آف مائنز جہلم دفتر کی سرکاری گاڑی کی مرمت پر مبلغ -/1,10,000 روپے (ایک لاکھ دس ہزار روپے) جبکہ پٹرول کی مد میں مبلغ -/1,80,000 روپے (ایک لاکھ اسی ہزار روپے) خرچ ہوئے۔

(تاریخ وصولی جواب 17 ستمبر 2014)

صوبائی دارالحکومت میں شراب فروخت سے متعلقہ تفصیلات

*5390: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبائی دارالحکومت لاہور میں کون کون سے مقامات پر پرمٹ کے ساتھ شراب فروخت ہوتی ہے، تفصیل بتائی جائے؟

(ب) شراب کی فروخت ان مقامات پر کون سے اوقات کار کے مطابق ہوتی ہے، تفصیل بتائی جائے؟

(ج) سال 2013-14ء میں لاہور میں شراب کی فروخت سے کتنا ریونیو حاصل ہوا؟

(د) شراب کی فروخت سے حاصل شدہ ٹیکس اور ڈیوٹی کی رقم حلال ہے یا حرام؟

(تاریخ وصولی 08 دسمبر 2014 تاریخ ترسیل 23 جنوری 2015)

جواب

وزیر آبکاری و محصولات

(الف) لاہور میں چار ہوٹلوں کو شراب فروخت کرنے کے لائسنس (L-2) جاری کئے گئے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:۔

1۔ پرل کانٹی نینٹل ہوٹل، شاہراہ قائداعظم، لاہور

2۔ آواری ہوٹل، شاہراہ قائداعظم، لاہور

3۔ ہوسپٹیلیٹی ان ہوٹل (Hospitality Inn)، 26۔25 ایجرٹن روڈ، لاہور

4۔ ایمبیسیڈر ہوٹل، 7۔ڈیوس روڈ، لاہور

(ب) اوقات کار: صبح 9:00 بجے تا رات 8:00 بجے

وقفہ: دوپہر 1:00 بجے تا 3:00 بجے روزانہ

ناغہ: بروز جمعتہ المبارک۔

(ج) مالی سال 14-2013 میں لاہور میں شراب کی فروخت پر ضلع لاہور میں Vend Fee کی مد میں 725.951 ملین خزانہ سرکار میں جمع کرائے گئے۔

(د) شراب کی فروخت سے حاصل شدہ ٹیکس اور ڈیوٹی ایکسائز ایکٹ 1914 کے تحت وصول کی جاتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 20 مارچ 2015)

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں معدنیات نکالنے سے متعلقہ تفصیلات

*5650: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر کانکنی و معدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کون کونسی معدنیات کہاں کہاں سے نکالی جاتی ہیں؟

(ب) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں نکالی جانے والی معدنیات سے سال 13۔2012ء اور 14۔2013 میں کتنی آمدنی ہوئی؟

(ج) محکمہ نے 14۔2013ء میں ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ترقیاتی منصوبوں کے لئے کتنی رقم مختص کی تھی؟

(د) کیاحکومت ریت نکالنے کے لئے فی گاڑی ٹیکس کی شرح کا تعین خود کرتی ہے یا ٹھیکیدار اپنی مرضی سے وصول کرتے ہیں، تفصیل بتائی جائے؟

(تاریخ وصولی 31 دسمبر 2014 تاریخ ترسیل 13 مارچ 2015)

جواب موصول نہیں ہوا

گجرات: ای ٹی او آفس کے سٹاف اور پراپرٹی ٹیکس سے متعلقہ تفصیلات

*5678: میاں طارق محمود: کیاوزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع گجرات میں ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے دفتر کی منظور شدہ کتنی اسامیاں ہیں اور اس وقت کتنی خالی ہیں؟

(ب) جو ملازم دفتر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن میں ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ج) یہ ملازم کب سے یہاں پر تعینات ہیں کیا محکمہ ان کے کام سے مطمئن ہے اور اگر نہیں تو یہ عرصہ دراز سے یہاں کیوں ہیں؟

(د) ضلع گجرات میں پراپرٹی ٹیکس کی مد میں آمدن کی پچھلے پانچ سالوں کی تفصیل بتائی جائے؟

(ہ) پراپرٹی ٹیکس ضلع گجرات کے کن شہری علاقوں میں وصول کیا جاتا ہے اور کس شرح سے یہ ٹیکس لیا جاتا ہے؟

(تاریخ وصولی 31 دسمبر 2014 تاریخ ترسیل 04 فروری 2015)

جواب

وزیر آبکاری و محصولات

(الف) منظور شدہ کل اسامیاں 56 ہیں اور اس وقت 20 اسامیاں خالی ہیں۔

(ب) جو ملازم دفتر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن میں ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) عرصہ تعیناتی ہر ایک کے سامنے درج ہے محکمہ ان کے کام سے مطمئن ہے۔

(د) پچھلے پانچ سالوں کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

سال	آمدن
2009-2010	77974546
2010-2011	81836029
2011-2012	91736026
2012-2013	102646321
2013-2014	126506760

(ہ) پراپرٹی ٹیکس مندرجہ ذیل شہری علاقوں سے وصول کیا جاتا ہے۔

گجرات	لالہ موسیٰ	کھاریاں	سرائے عالمگیر
جلالپور جٹاں	کڑیانوالہ	ٹانڈہ	کنجاہ
منگووال	شادیوال		

نیز ٹیکس گورنمنٹ کے نئے منظور شدہ ریٹ 20% شرح کے مطابق لگایا جاتا ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 20 مارچ 2015)</u>

لاہور　　　　　　　　رائے ممتاز حسین بابر

مورخہ 29 مارچ 2015　　　　　　　　سیکرٹری

بروز منگل 31 مارچ 2015 محکمہ جات 1۔آبکاری و محصولات اور 2۔کانکنی و معدنیات کے سوالات وجوابات اور نام اراکین اسمبلی

نمبر شمار	نام رکن اسمبلی	سوالات نمبر
1	محترمہ راحیلہ انور	1324۔1331۔1333
2	ڈاکٹر نوشین حامد	1700۔1808۔3481
3	الحاج محمد الیاس چنیوٹی	2179
4	سردار علی رضا خان دریشک	4556
5	محترمہ لبنیٰ ریحان	1762۔1763
6	محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری	3749
7	چودھری اشرف علی انصاری	4633
8	محترمہ سعدیہ سہیل رانا	2969
9	جناب محمد ارشد ملک، ایڈووکیٹ	4833
10	محترمہ نگہت شیخ	3295۔3296
11	باؤ اختر علی	4880
12	ڈاکٹر سید وسیم اختر	5390
13	جناب امجد علی جاوید	5650
14	میاں طارق محمود	5678